۶۰ سال پہلے

۵۹۔ آپؐ نے لوگوں کو سڑکوں پر بیٹھنے سے منع فرمادیا کہ یہ نظربازی اور محارم کی تاک جھانک اور شہد پن کا ذریعہ نہ بن جائے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ کبھی ایسا کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ فرمایا' راستے کو اس کا حق ادا کرو۔ پوچھا' راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نظریں نیچی رکھو' راہ گیروں کو تکلیف دینے سے باز رہو۔ اور سلام کا جواب دو۔

۶۵۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے غلام اور لونڈی کو عبدی و امتی (میرا بندہ یا میری بندی) نہ کہے بلکہ فتای و فتاتی (میرا چھوکرا یا میری چھوکری) کہا کرے۔ اس طرح آپؐ نے لونڈی' غلاموں کی نسبت سے آقا کے لیے رب کا لفظ استعمال کرنے کی بھی ممانعت فرمائی۔ اگرچہ "رب" کے معنی مالک کے بھی ہیں جیسے رب الدار' گھر کا مالک اور رب الابل' اونٹ کا مالک' لیکن انسان کے مقابلے میں انسان کے لیے "عبد" یا "رب" کے الفاظ استعمال کرنے سے شرک فی اللفظ ہوتے ہوتے شرک فی المعنی کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا آپؐ نے لونڈی' غلاموں کے لیے عبد اور امۃ کے الفاظ کو فتیٰ اور فتاۃ سے بدل دیا۔ اور آقا کے لیے رب کے بجائے سید کا لفظ استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی۔

۸۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقات کے وقت جھکنے اور سر و کمر کو خم کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ آج بہت سے لوگ جو عالم کہلاتے ہیں مگر سنت کا علم نہیں رکھتے' اس سنت کی مخالفت میں اتنا مبالغہ کر رہے ہیں کہ انسانوں کے سامنے رکوع کی حد تک جھک جانے کو بھی جائز رکھتے ہیں۔ اور ایک جماعت تو اپنے زندہ اور مردہ شیوخ کے سامنے اس قدر جھکتی ہے کہ سجود کے قریب قریب پہنچ جاتی ہے۔ ایک تیسرا طائفہ ہے جو اس کو جائز رکھتا ہے کہ ایک شخص خدا بن کر بیٹھے اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں۔ ان تینوں گروہوں نے نماز کی ایک ایک چیز لے لی ہے۔ ایک نے رکوع لیا۔ دوسرے نے سجود اور تیسرے نے قیام۔ حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی انسان کے سامنے سر اور کمر کو محض خم کرنا بھی جائز نہ رکھا تاکہ یہ تعبد لغیر اللہ کا سبب نہ بن جائے۔ حتیٰ کہ آپؐ نے اس کی بھی اجازت نہ دی کہ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو اس کے پیچھے لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔ گو یہ قیام خدا کی عبادت ہی کے لیے ہے۔ مگر آپؐ کی حکیمانہ نظر دیکھ رہی تھی کہ مخلوق کی تعظیم اور عبودیت میں قیام کرنے کا بھی ایک خفیف ترین شائبہ اس کے اندر موجود ہے' اس لیے آپؐ نے اس کا قلع قمع کر دیا۔

(سدباب ذریعہ' اصول تشریع میں سے ایک اصل عظیم۔ از افادات علامہ ابن القیمؒ' جلد ۹' عدد ۵' ذیقعد '۵۵' جنوری ۳۷)